باسمہ سبحانہ

قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی سبحان اللہ وما انا من المشرکین

میرا طریقہ تو یہ ہے کہ میں لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرا پیرو دونوں مضبوط دلیل پر ہیں اور خدا ہر عیب و نقص سے پاک و پاکیزہ ہے اور میں مشرکین سے نہیں ہوں۔

(ترجمہ فرمان)

کتاب مستطاب

اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ

از قلم حقیقت رقم

سرکار عمدۃ المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین

حضرت علامہ الشیخ محمد حسین مدظلہ العالی علی رؤس المومنین

ناشر مکتبہ السبطین 296/9 بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

باسمہ سبحانہ

قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ۖ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ

“میرا طریقہ تو یہ ہے کہ میں لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں، میں اور میرا پیرو دونوں مضبوط دلیل پر ہیں اور خدا ہر عیب و نقص سے پاک و پاکیزہ ہے اور میں مشرکین سے نہیں ہوں”

(ترجمہ فرمان علی)

کتاب مستطاب

اُصُولُ الشَّرِیْعَۃِ

فِی

عَقَائِدُ الشِّیْعَۃِ

SIBTAIN.COM

از قلم حقیقت رقم

سرکار صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ الشیخ محمد حسین مدظلہ العالی علی رؤس المومنین

ناشر

مکتبۃ السبطین ۲۹۶/۹ بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

باسمہ سبحانہ

والدہ مرحومہ کے نام

اگر سیاہ دلم، داغ لالہ زار توام
وگر کشادہ جبینم، گل بہار توام

چونکہ والد مرحوم و مغفور کا سایہ عاطفت صغر سنی میں سر سے اٹھ گیا تھا۔ لہٰذا میں بفضلہ تعالیٰ شیدائی سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام والدہ مرحومہ کے ہی حسن تربیت سے اس قابل ہوا کہ آج اپنی بساط و استطاعت کے مطابق کچھ خدمت دین مبین کر رہا ہوں۔ اس لئے میں اپنی اس ناچیز کتاب کو ان کے نام کے ساتھ معنون کر کے اس حقیر دینی خدمت کا ثواب بطفیل سرکار ولی عصر و امام زمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ ان کی تربت پر تحفۃً ہدیہ کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

آپ کا
احقر محمد حسین نجفی عفی عنہ سرگودھا
ستمبر ۱۹۹۶ء

کتابت	سید یحییٰ ابو وزیر قریشی
طباعت	شانی پریس سرگودھا
قیمت	۱۵۰/ روپے
بار	چہارم
	اگست ۲۰۰۰ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
وبہ نستعین

اُصولُ الشّریعہ فی عقائد الشّیعہ

الحمد للہ الذی لا یبلغ مدحتہ القائلون۔ ولا یحصی نعمائہ العادون۔ ولا یؤدی حقہ المجتہدون۔ الذی لا یدرکہ بُعد الہمم ولا ینالہ غوص الفطن الذی لیس لصفتہ حد محدود ولا نعت موجود ولا وقت معدود ولا اجل ممدود فطر الخلائق بقدرتہ ونشر الریاح برحمتہ ووتّد بالصخور میدان ارضہ۔ الحمد للہ العلی عن شبہ المخلوقین۔ الغالب لمقال الواصفین۔ الظاہر بعجائب تدبیرہ للناظرین۔ والباطن بجلال عزتہ عن توہم المتوہمین۔ العالم بلا اکتساب ولا ازدیاد۔ ولا علم مستفاد۔ المقدر لجمیع الامور بلا رویۃ ولا ضمیر و شرائف صلواتہ ونوامی برکاتہ علی محمد عبدہ ورسولہ الخاتم لما سبق۔ والفاتح لما انغلق والمعلن الحق بالحق والدافع جیشات الاباطیل الدامغ صولات الاضالیل۔ القائم علی امرہ والحافظ علی عہدہ۔ الذی ارسلہ نذیراً للعالمین وعلی آلہ الطاہرین الذین ہم اساس الدین وعماد الیقین الیہم یفیئ الغالی وبہم یلحق التالی۔ الی یوم الدینؑ ——— اما بعد ———

تمہید سدید جیسا کہ مقدمہ میں تفصیلاً بتایا جا چکا ہے کہ ہم بفضلہ تعالیٰ و حسن توفیقہ مذہب شیعہ خیر البریہ کے تمام اصول عقائد کے فریضۂ تحریر سے دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ کے ساتھ "احسن الفوائد فی شرح العقائد" لکھ کر سبکدوش ہو چکے ہیں۔ اب اس کتاب مستطاب میں ان عقائد و مسائل کا تکرار و اعادہ کرنا مقصود نہیں ہے۔ مذہب شیعہ کے تمام تفصیلی عقائد مع الدلائل دیکھنے اور پھر ان حقائق کی روشنی میں اپنے اعتقادات و نظریات کی اصلاح کرنے کے خواہشمند حضرات اس کتاب مستطاب کی طرف رجوع فرمائیں۔ یہاں تو محض مومنین و مومنات کے ان بعض اختلافی مسائل و

لہ یہ خطبہ مبارکہ نہج البلاغہ کے مختلف مقامات سے ماخوذ و مستنبط ہے فلا تغفل (منہ عفی عنہ)

و مسائل کا قرآن کریم و احادیث معصومینؑ، اتفاق علماء متقدمین و متاخرین اور عقل سلیم کی روشنی میں تفصیلی تذکرہ کرتا ہے۔ جن کا زیادہ تر تعلق نبیؐ و امامؑ کی معرفت شان و مقام کے ساتھ ہے۔ البتہ اصل مطلب کو شروع کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ایک جامع حدیث شریف بیان کر دی جائے جس میں حضرت امام علی نقی علیہ السلام کے مصدقہ تمام ضروری عقائد و مسائل بکمال اختصار موجود ہیں۔

حدیث شریف مشتمل بر اکثر عقائد شیعہ امامیہ کثرہم اللہ فی البریہ

اس حدیث کو رئیس المحدثین حضرت شیخ صدوقؒ نے اپنی کتاب التوحید [illegible] میں اسناد سے

جناب صفدر آں کتابؒ نے عماد الاسلام ج ۵ ص ۳۰ میں اور دیگر علمائے اعلام نے اپنی دینی کتب میں نقل فرمایا ہے۔ جناب شہزادہ عبدالعظیم بن عبداللہ حسنی بیان کرتے ہیں (بحذف الاسناد) دخلت علی سیدی علی بن محمد بن علی بن موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب صلوات اللہ علیہم فلما بصرنی قال مرحبا بک یا ابا القاسم انت ولینا حقا قال قلت یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ انی ارید ان اعرض علیک دینی فان کان مرضیا ثبتُّ علیه حتی القی اللہ عز وجل فقال هاتها یا ابا القاسم فقلت انی اقول ان اللہ تبارک وتعالی واحد لیس کمثله شیء خارج من الحدین حد الابطال وحد التشبیه وانه لیس بجسم ولا صورة ولا عرض ولا جوهر بل هو مجسم الاجسام ومصور الصور وخالق الاعراض والجواهر ورب کل شیء ومالکه وجاعله ومحدثه وان محمدا عبده ورسوله خاتم النبیین فلا نبی بعده الی یوم القیمة واقول ان الخلیفة وولی الامر من بعده امیر المؤمنین علیؑ بن ابی طالب ثم الحسنؑ ثم الحسینؑ ثم علیؑ بن الحسین ثم محمدؑ بن علی ثم جعفرؑ بن محمد ثم موسیٰؑ بن جعفر ثم علیؑ بن موسیٰ ثم محمدؑ بن علی ثم انت مولایؑ فقال علیه السلام ومن بعدی الحسنؑ ابنی فکیف للناس بالخلف من بعده قال فقلت وکیف ذاک یا مولای قال لانه لا یری شخصه ولا یحل ذکره باسمه حتی یخرج فیملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت جورا وظلما فقلت اقررت واقول ان ولیهم ولی اللہ وعدوهم عدو اللہ وطاعتهم طاعة اللہ ومعصیتهم معصیة اللہ واقول ان المعراج حق والمسائلة فی القبر حق وان الجنة حق والنار حق والصراط حق والمیزان حق وان الساعة آتیة لا ریب فیها وان اللہ یبعث من فی القبور واقول ان الفرائض الواجبة بعد الولایة الصلوة والزکوة والصوم والحج والجهاد والامر بالمعروف والنهی عن المنکر فقال علی بن محمد علیهما السلام یا ابا القاسم هذا واللہ دین اللہ الذی ارتضاه لعباده فاثبت علیه ثبتک اللہ بالقول الثابت فی الحیوة الدنیا والآخرة ـــــــ

SIBTAIN.COM

ترجمہ حدیث

اس جلیل القدر حدیث کی شرح و بسط کے لئے تو ایک دفتر درکار ہے لیکن ہم بتقاضائے وقت و گنجائش صرف اس کے مطالب خیز ترجمہ پر اکتفا کرتے ہیں۔ حضرت شہزادہ عبد العظیم بیان کرتے ہیں کہ میں ایک بار اپنے مولا و آقا حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب آنجناب نے مجھے دیکھا تو فرمایا مرحبا اے ابو القاسم! تم ہمارے حقیقی موالی ہو۔ میں نے عرض کیا فرزند رسولؐ! میں چاہتا ہوں کہ اپنا دین و اعتقاد آپ کی خدمت میں پیش کروں تاکہ اگر پسندیدہ ہو تو تا زیست اس پر ثابت قدم رہوں اور بصورت دیگر اس سے عدول کروں۔ امام عالی مقام نے فرمایا۔ ہاں اے ابو القاسم پیش کرو۔ میں نے عرض کیا! توحید کے بارے میں میرا عقیدہ یہ ہے کہ خداوند عالم ذات و صفات میں واحد و یگانہ ہے کوئی بھی اس کا ہمسر و نظیر نہیں ہے۔ وہ ابطال و تشبیہ کی دونوں حدوں سے خارج ہے (نہ تو وہ معطل یعنی بیکار و معدوم ہے اور نہ ہی ذات و صفات میں مخلوق کی مانند ہے) اور نہ وہ جسم و صورت رکھتا ہے اور نہ ہی وہ عرض و جوہر کی قسم سے ہے بلکہ وہ جسموں کو جسم بنانے والا صورتوں کو صورت عطا کرنے والا اور اعراض و جواہر کا خالق ہے (کیونکہ خالق اپنی مخلوق اور صانع اپنی مصنوع کے ساتھ کیونکر متصف ہو سکتا ہے؟) وہ کائنات کی ہر چیز کا رب اور خالق و مالک ہے۔ اور نبوت کے متعلق میرا عقیدہ یہ ہے کہ جناب محمد مصطفےٰ اللہ سبحانہ کے بندۂ خاص، اس کے رسول اور تمام انبیاء کے سلسلہ مبارکہ کے ختم کرنے والے ہیں۔ اب تا قیامت تک ان کے بعد کوئی (نیا یا پرانا نبی کی حیثیت) نبی نہیں آ سکتا۔ اور امامت کے بارے میں میرا اعتقاد یہ ہے کہ رسالت مآبؐ کے بعد ان کے جانشین امام برحق اور ولی امر حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب ہیں ان کے بعد حضرت امام حسنؑ۔ ان کے بعد امام حسینؑ پھر حضرت علی بن الحسینؑ پھر حضرت محمدؑ بن علیؑ۔ پھر جعفرؑ بن محمدؑ پھر حضرت موسیٰؑ بن جعفرؑ پھر حضرت علیؑ بن موسیٰؑ پھر حضرت محمدؑ بن علیؑ اور ان کے بعد آپ امام برحق ہیں۔ جب شہزادہ عبد العظیم کا سلسلہ کلام یہاں تک پہنچا تو امام عالی مقام نے فرمایا اور میرے بعد میرا بیٹا حسنؑ (عسکری) امام ہوگا۔ اور اس وقت لوگوں کی کیا حالت ہوگی جب حسن عسکری کے خلف (صالح) کا دور ہوگا۔ شہزادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا میرے آقا! اس وقت کیا حالت ہوگی؟ امام نے فرمایا وہ جو غیبت کبریٰ ہے۔ تو وہ دکھائی نہ دیں گے اور ان کے ظہور تک ان کو ان کے مخصوص نام سے پکارنا بھی ممنوع ہوگا۔ ہاں جب ظہور فرمائیں گے تو زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح اس سے قبل ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ شہزادہ کا بیان ہے کہ یہ سن کر عرض کیا میں ان کی امامت و خلافت کا بھی اقرار کرتا ہوں۔ پھر اپنے عقائد کا سلسلہ جاری کرتے ہوئے کہا۔ اور میرا یہ بھی عقیدہ ہے کہ جو شخص ان ائمہ اہل بیتؑ کا دوست ہے وہ خدا کا دوست ہے اور جو ان کا دشمن ہے وہ خدا کا دشمن ہے۔ ان کی اطاعت خدا کی اطاعت اور ان کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے۔ اور میرا یہ بھی عقیدہ ہے کہ (جسمانی) معراج رسولؐ برحق ہے اور قبر میں سوال و جواب کا ہونا بھی برحق ہے۔ اسی طرح جنت و جہنم کا وجود بھی برحق ہے اسی طرح پل صراط اور اعمال کا میزان عدل پر تولا جانا بھی برحق ہے اور یہ کہ قیامت ضرور آنے کی اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ یقیناً ضرور خدائے تعالیٰ مردوں کو زندہ کرے گا۔ اور میرا یہ

یہی عقیدہ ہے کہ ولایت اہل بیت کے بعد مندرجہ ذیل امور واجب ہیں۔ نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، جہاد اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر۔ حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے ان اعتقادات حقہ کی سماعت فرما کر فرمایا: اے ابوالقاسم! خدا کی قسم یہی وہ خدا کا پسندیدہ دین ہے جسے اس نے اپنے بندوں کے لیے منتخب فرمایا ہے (ان الدین عند اللہ الاسلام ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین) اس پر ثابت قدم رہو خدا تمہیں دنیا و آخرت میں اسی پر ثابت قدم رکھے۔"

اس حدیث کی جامعیت کے متعلق جناب غفرانمآبؒ کا بیان

حضرت علامہ سید دلدار علی غفرانمآبؒ نے عماد الاسلام میں اس حدیث شریف کو درج کرنے کے بعد اس کی جامعیت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے "ھذا الحدیث الشریف مشتمل لجلّ عقائد الشیعۃ الامامیۃ ومعظم الاصول الاثنا عشریۃ ولذلک المعصوم علیہ السلام حسّنہ واثنی علیہ وقال مشیراً الیہ ھذا دین اللہ الذی ارتضاہ" (ج ۱ ص [illegible]) یعنی یہ حدیث شریف حضرات شیعہ امامیہ کے اکثر اصول و عقائد پر مشتمل ہے۔ اسی وجہ سے امام معصوم علیہ السلام نے اس کی تحسین و تعریف فرمائی ہے۔ اور اس کی اسی جامعیت کے پیش نظر فرمایا ہے کہ یہی خدا کا پسندیدہ دین ہے۔"

ارباب عقل و انصاف کیلئے لمحۂ فکریہ

ناظرین کرام کو چاہیئے کہ اس حدیث شریف پر غور فرمائیں کہ اس حدیث میں عقائد حقہ ایمانیہ کو کس صفائی و سادگی اور دلنشین انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ آیا اس میں موجودہ دور کی لایعنی ابحاث و عقائد کی طرف کوئی اشارہ تک موجود ہے؟ جن کو آجکل صرف محور قیل و قال اور معرکہ جنگ و جدال ہی نہیں بلکہ انہی پر اسلام و ایمان کا دارومدار سمجھا جا رہا ہے مثلاً یہ کہ ائمہ اطہارؑ مجسم نور ہیں۔ وہ نوع انسانی کے افراد کا مفہوم نہیں بلکہ ان کی نوع علیحدہ ہے۔ وہ باذن خدا خالق و رازق اور محی و ممیت ہیں۔ اور یہ کہ وہ عالم الغیب ہیں اور وہ ہر وقت ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں الی غیر ذلک من العقائد المخترعۃ۔ اس حدیث شریف ہی پر کیا منحصر ہے اس قسم کی بیسیوں احادیث معتبرہ کا ذخیرہ موجود ہے جن میں عقائد امامیہ کا تذکرہ ہے۔ یا وہ روایات جن میں بعض اصحاب ائمہ کا اپنے اعتقادات بغرض تصحیح و تصدیق بارگاہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین میں پیش کرنے کا تذکرہ ہے جن کا ایک شمہ مقدمہ کتاب میں بیان کیا جا چکا ہے) میں بھی ان غیر ضروری مسائل بلکہ غلط عقائد کا نام و نشان تک نہیں۔ جس سے یہ حقیقت واضح و آشکار ہو جاتی ہے کہ ان اختلافی نظریات کو ایمانیات و اعتقادیات میں ہرگز کوئی دخل نہیں ہے۔

ذرا سی بات تھی اندیشۂ عجم نے اسے　　بڑھا دیا ہے فقط زیب داستاں کے لیے

اس قدر تمہیدی بیانات کے بعد اب ہم اصل مقصد کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ وبیدہ التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق۔